وطنی خدمت شَرَف واعزاز کا تمغہ ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرِ الْمِنَنِ، غَرَسَ فِي النُّفُوسِ مَحَبَّةَ الْوَطَنِ، وَجَعَلَ الْوَفَاءَ لَهُ شِيمَةَ النُّبَلَاءِ، وَخِدْمَتَهُ وَالذَّوْدَ عَنْهُ غَايَةَ الشُّرَفَاءِ، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ، وَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاهُ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ جَلَّ فِي عُلَاهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾[1].

برادرانِ ایمان، میرے عزیز ساتھیو! ہمارے آج کے خطبے کا موضوع انسان کا وطن اور اس کے سکونت پذیر ہونے کا مقام ہے، وہ وطن جہاں اس کے اہل و عیال ہنستے بَستے زندگی گزارتے ہیں، وہ وطن جو اس کے مال و متاع کی حفاظت کا سب سے عمدہ مقام ہے، تو میرے بھائیو، یہی وہ عظیم وطن ہے، جو ہمارے آباؤ اجداد کا ورثہ ہے، ہمارے بڑوں کی یادگار ہے، ہمارے بچوں، پوتوں اور آنے والی نسلوں کے روشن مستقبل کا ضامن ہے، ہماری عزت و وقار، ہماری شرافت و کرامت اسی وطن کی سربلندی سے وابستہ ہے، ہماری نسبت اور مضبوط رشتہ اسی وطن سے منسلک ہے، یہ وطن ہمارا فخر و اعزاز ہے، ہمارے دل اس کی پاکیزہ مٹی کی خوشبو سے معطر ہیں، اس کے قدیم تاریخی ورثے سے ہمارے نفوس جُڑے ہیں، اس کی نعمتوں اور آسائشوں میں ہمارے جسم پروان چڑھے ہیں، اس کی محبت ہمارے دل و جان میں رَچ بَس چکی ہے، اور بھلا

ہم کیسے وطنِ عزیز سے محبت نہ کریں، جبکہ اپنے وطن سے محبت انسان کی جِبِلّت میں شامل ہوتی ہے، وطن سے یہ محبت رب رحمن نے انسان کی فطرت میں شامل فرمائی ہے، اور وطن سے محبت وہ اعلی خصلت ہے جو نسل درنسل آگے منتقل ہوتی رہتی ہے، بچے اپنے بڑوں سے وطن کی عظمت کا درس لیتے ہیں، چنانچہ یہ حضرت اِبراہیم علیہ السلام ہیں جن کی آل و اولاد کو اللہ رب العزت نے مقامِ نبوّت سے سرفراز فرمایا، وہ اپنے رب کریم کے حضور گڑگڑاتے ہوئے یہ دعا فرمارہے ہیں: ﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا﴾(٢). یارب اس شہر کو پُرامن بنادیجیے"، اور ہمارے محبوب نبی، جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے شہر مکہ مکرمہ سے محبت و وفاء کو اپنے پیش نظر رکھا، ان کی دعا کو مدّ نظر رکھا پھر آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کیلئے یہ دعا فرمائی: «اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ، وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَمِثْلِهِ مَعَهُ»(٣). یا اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے ہیں، تیرے دوست ہیں تیرے نبی ہیں، اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، انہوں نے دعا کی تھی مکہ کے لیے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لیے، اسی طرح کی دعا جس طرح کی دعا ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لیے کی تھی، بلکہ اس سے دوگنی (برکت دے).

جی ہاں میرے بھائیو! وطن کی محبت اور اس کی قدر وہی شخص جانتا ہے جسکے دل کی گہرائیوں میں وفاداری رچی بسی ہو، جس کی عقل و شعور میں وطن سے محبت کا احساس جاگزیں ہو، پھر ایسا شخص

اپنے وطن کی سربلندی کے لیے اپنی قیمتی سے قیمتی چیز بھی قربان کر دیتا ہے، اپنی ساری زندگی اور جوانی کے قیمتی ایام بھی اسکی خدمت میں صَرف کر دیتا ہے، وطنِ عزیز کی سر زمین، اسکے سمندروں اور فضاؤں کی حفاظت کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے.

اے وطن کے نوجوانو! آپ ہی وطن کی امید ہو، آپ ہی اس کے روشن مستقبل کا استعارہ ہو، لہٰذا قومی خدمت اور ملٹری ٹریننگ میں شمولیت کی سعادت پر ہم آپکو مبارکباد پیش کرتے ہیں، یہ قومی خدمت آپ کے سینوں پر سجنے والا تمغۂِ شَرف واعزاز ہے، یہ وہ کارنامہ ہے جسے وطن کی تاریخ اپنے صفحات میں ہمیشہ یاد رکھے گی، تو میرے نوجوان ساتھیو! یاد رکھیے! کہ قومی خدمت ایک ایسی درس گاہ ہے جہاں آپ عمدہ اَخلاق وعادات حاصل کرتے ہیں، جہاں آپ نظم وضبط سیکھتے ہیں، جسمانی قوت اور فٹنس حاصل کرتے ہیں، جہاں آپ کی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے، آپ کی قومی شناخت مضبوط ہوتی ہے، اور اپنے وطن سے آپ کی محبت اور سچی وابستگی مزید پختہ ہوتی ہے، وطن عزیز کی حکیمانہ قیادت سے آپ کی وفاداری مضبوط ہوتی ہے، لہذا وطن کی حفاظت کے لیے آگے بڑھیے، اور اپنے نبی ﷺ کی پیروی کیجیے، کیونکہ آپ ﷺ اپنے وطن کے دفاع اور اس کی حفاظت کے لیے سب سے پہلے پیش قدمی فرمانے والے تھے، چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَاجِعًا، وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ(٤). رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ

بہادر تھے، ایک رات اہل مدینہ (ایک آواز سن کر) خوف زدہ ہوگئے، صحابہ رضی اللہ عنہم اس آواز کی طرف گئے، تو رسول اللہ ﷺ انہیں وہاں سے واپس آتے ہوئے ملے، آپ ﷺ سب سے پہلے آواز (کی جگہ) تک پہنچے تھے، آپ ﷺ نے خود جاکر صورتِ حال معلوم کی، دوسروں سے پہلے خطرے کا سامنا کیا، پھر واپس تشریف لائے اور لوگوں کو اطمینان دلایا، اور فرمایا: لَمْ تُرَاعُوا، لَمْ تُرَاعُوا(٥)، خوف میں مبتلا نہ ہو خطرے کی اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں. تو یہ ہے میرے بھائیو! لوگوں کو اطمینان پہنچانا اور وطنوں کی حفاظت کرنا، جو کہ ان عظیم اعمال میں سے ہے جنہیں رب رحمن پسند فرماتا ہے، اور اس کار خیر کے انجام دینے والے کو بڑی عزت عطا فرماتا ہے، کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا: «مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؛ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ»(٦). اللہ کے راستے میں کچھ وقت ٹھہرنا حجرِ اسود کے پاس شب قدر کا قیام کرنے سے بہتر ہے.

اور اے حضراتِ والدین! جان لیجیے! کہ آپ بھی اپنے بچوں کی قومی خدمت میں انکے ساتھ شریک ہیں، جس اجر کے وہ مستحق ہیں، اسی اجر کے آپ بھی مستحق ہیں، جس ذمہ داری کا ان کو سامنا ہے، وہ ذمہ داری آپ پر بھی عائد ہوتی ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»(٧). تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے، اور تم میں سے ہر شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے لہٰذا اپنے بچوں کے دلوں میں قومی خدمت کا شوق پیدا کریں، انہیں خلوص اور جذبے کے ساتھ اس خدمت میں شریک ہونے کی ترغیب دیں، ان کی حوصلہ

افزائی کریں، انہیں فرض شناسی اور اپنی ذمہ داری کا احساس دلائیں، تو ذرا سوچیں کہ کتنا خوب صورت اور باوقار وہ قومی منظر ہوتا ہے، جب وطن اپنے نوجوان بیٹوں کو پکارتا ہے، تو خاندان فخر اور عزت کے ساتھ اس کی پکار پر لبیک کہتے ہیں، ایک ماں اپنے بیٹے کو رخصت کرتی ہے، اس کی دعا بیٹے کے قدم اٹھنے سے پہلے عرشِ بریں تک پہنچ جاتی ہے، اور ایک باپ اپنے بیٹے سے کہتا ہے: اے میرے بیٹے! آج وہ دن آگیا ہے کہ جب تمہیں اپنے وطن کے احسانات کا حق ادا کرنا ہے، یوں ماں اور باپ اپنے بیٹے کو روانہ کرتے ہیں اور وطن سے وفاداری اور عہد کی پاسداری کا پیغام اجاگر کرتے ہیں، ان پر رب تعالیٰ کا یہ ارشاد صادق آتا ہے: ﴿وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا﴾(٨) اور وہ جب کوئی عہد کرلیں تو اپنے عہد کو پورا کرنے کی عادی ہوں، چنانچہ بیٹے اپنے آباء واجداد کی جدوجہد کو آگے بڑھاتے ہیں، محنت اور لگن کے ساتھ وطن کی خدمت کرتے ہیں، اور ہر میدان اور ہر اجتماع میں اپنے وطن کا پرچم بلند رکھتے ہیں.

. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾(٩).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. أَمَّا بَعْدُ:

اپنے وطن سے محبت کرنے والو! سب سے مضبوط وطن وہی ہوتا ہے جس کے تمام باشندے اس کی خدمت میں یکجا ہوں، خواہ وہ چھوٹے ہوں یا بڑے، مرد ہوں یا عورتیں، وہ سب ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں «كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا»(١٠). ان کی مثال اس عمارت کی ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط رکھتا ہے، اور اب جبکہ ہم وطن کی خدمت کی بات کررہے ہیں، تو امارات کے یومِ خواتین کے موقع پر ہمیں یہ حقیقت بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اماراتی عورت نسلوں کی معمار ہے، بہادر جوانوں کی تربیت کرنے والی ہے، چنانچہ اماراتی خاتون اپنے خاندان کی بہترین تربیت کرتی ہے اوبچوں کی عقل و شعور کو پروان چڑھانے میں اپنا کردار کرتی ہے، بلاشبہ یہ بھی وطن کی خدمت ہے، اماراتی خاتون مختلف میدانوں میں جو تخلیقی صلاحیتیں اور قائدانہ کردار ادا کرتی ہے، وہ بھی اسی خدمت کا حصہ ہیں. چنانچہ اماراتی خاتون جہاں بھی ہو وہ اپنے وطن کی خدمت کو اپنا فرض سمجھتی ہے، وہ ماں بن کر نسلوں کی تربیت کرتی ہے، معلمہ بن کر تعلیم دیتی ہے، ڈاکٹر بن کر مریضوں کا علاج کرتی ہے، انجینئر بن کر تعمیر و ترقی میں حصہ لیتی ہے، ریسرچر بن کر نئی ایجادات پیش کرتی ہے، ملازمت اختیار کرے تو اپنی امانت اور ذمہ داری ادا کرتی ہے، تجارت اختیار کرے تو وطن کی معیشت میں اپنا حصہ ڈالتی ہے، یہ کردار اگرچہ مختلف ہیں، یہ شعبے اگرچہ الگ الگ ہیں، مگر مقصد ایک ہی ہے: اور وہ یہ کہ "وطن کی خدمت ایسا اعزاز ہے جس کی کوئی قیمت مقرر نہیں کی جاسکتی"، لہٰذا اماراتی خواتین کے لیے قدر و

احترام کا سلام ہے، ان کی تمام کوششوں پر خراجِ تحسین ہے جو وہ اپنے وطن کی خدمت میں پیش کرتی ہیں، اور ان کے لیے ان کے رب کا یہ فرمانِ عظیم کتنی بڑی خوش خبری ہے: ﴿أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ﴾(١١). میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع نہیں کروں گا، خواہ وہ مرد ہو یا عورت". باری تعالیٰ ہم سب کو اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے::

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ أَعْطِ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَّا سُؤْلَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا رَزَقْتَهُ، وَيَسِّرْ لَهُ أَمْرَهُ، وَاشْرَحْ لَهُ صَدْرَهُ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ عِزَّهَا وَنَصْرَهَا، وَاسْتِقْرَارَهَا وَازْدِهَارَهَا، وَخَيْرَهَا وَرَخَاءَهَا.

اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيخ مُحَمَّد بْن زَايد رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايِد، وَالشَّيخ رَاشِد، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) آل عمران: ٢٠٠.

(٢) إِبْرَاهِيمَ: ٣٥.

(٣) مسلم: ١٣٧٣.

(٤) متفق عليه

(٥) متفق عليه

(٦) ابن حبان: ٣٤٣.

(٧) متفق عليه.

(٨) البقرة: ١٧٧.

(٩) النساء: ٥٩.

(١٠) متفق عليه.

(١١) آل عمران: ١٩٥.